السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص قرآن مجید کی تلاوت کر رہا ہے کیا اسے سلام کہنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام اہل سنت ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانیؒ (164ھ تا 241ھ) نے فرمایا: "ثنا عبداللہ بن یزید: انبانا قباث بن رزین اللخمی قال: سمعت علی بن رباح اللخمی یقول: سمعت عقبة بن عامر الجہنی یقول: کنا جلوسا فی المسجد نقرا القران 'فدخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلم علینا فرددنا علیہ السلام 'ثم قال: ((تعلموا کتاب اللہ واقتنوہ (قال قباث: وحسبتہ قالہ: وتغنوا بہ) فوالذي نفس محمد بیدہ! لہو اشد تفلتا من المخاض من العقل.))

عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے قرآن پڑھ رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، پھر آپ نے ہمیں سلام کہا تو ہم نے سلام کا جواب دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: اللہ کی کتاب کا علم حاصل کرو اور اسے (اپنے حافظے میں) جمع کرو۔ (قباث (راوی) نے کہا: میرے خیال میں انھوں نے (علی بن رباح) نے یہ (جملہ بھی) کہا: اور اسے خوش الحانی سے پڑھو۔) پس اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے۔ بے شک وہ (قرآن) رسیوں میں بندھی ہوئی اونٹنی سے تیز (دل ودماغ) سے نکل جاتا ہے۔ (مسند احمد 4/150 ح 1749 وسندہ حسن)

یہ روایت حسن ہے اسے امام ابو عبدالرحمن النسائی (215ھ تا 303ھ) نے بھی احمد بن نصر (بن زیاد النیسابوری) عن عبداللہ بن یزید (ابی عبدالرحمن) المقریٔ کی سند سے روایت کیا ہے۔ (السنن الکبریٰ للنسائی ج 5 ص 19، 18 حدیث 8035 کتاب فضائل القرآن باب 28، الامر بتعلم القرآن والعمل بہ)

اب راویوں کا مختصر تعارف پڑھ لیں:

1) عبداللہ بن یزید المکی المقریٔ کتب ستہ کے بنیادی راوی اور بالاتفاق ثقہ (یعنی قابل اعتماد) تھے۔ حافظ ابن حجر نے فرمایا: "ثقہ فاضل اقرأ القرآن نیفا وسبعین سنة ثلاث عشرة وقد قارب المائة وہو من کبار شیوخ البخاري"

وہ ثقہ فاضل تھے۔ انھوں نے ستر سال سے کچھ زیادہ (لوگوں لو) قرآن پڑھایا۔ آپ 213ھ میں تقریبا سو سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ آپ امام بخاری کے بڑے اساتذہ میں سے تھے۔ (تقریب التہذیب مع التعقیب ص 287 ت 3715)

2) قباث بن زرین "صدوق مقري" یعنی سچے قاری قرآن تھے۔ (تقریب التہذیب ص 422 ت 5508)

انھیں ابن حبان نے ثقہ، ابو حاتم الرازی نے "لاباس بحدیثہ" اور احمد بن حنبل نے "لاباس بہ" قرار دیا ہے۔ (تہذیب الکمال س ج 15 ص 207)

3) علی بن رباح اللخمی، صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے راوی "ثقہ" تھے۔ (التقریب ص 271)

امام بخاری نے الادب المفرد اور خلق افعال العباد میں ان سے روایت لی ہے۔

1) عقبہ بن عامر مشہور (جلیل القدر) صحابی اور "فقیہ فاضل" تھے۔ (التقریب: 4641)

قباث کی وجہ سے یہ سند حسن لذاتہ ہے۔ شیخ محمد ناصر الدین البانیؒ نے کہا: ہذا اسنادہ صحیح "یعنی یہ سند صحیح ہے (سلسلة الاحادیث الصحیحہ 7/847 ح 3285)

یہ سلسلہ صحیحہ کی آخری جلد ہے جو تین جلدوں میں شائع ہوئی ہے اور حدیث نمبر 4035 پر ختم ہوگئی ہے، اس کے آخر میں لکھا ہوا ہے کہ

"ہذا آخر ما حققہ الشیخ من ہذہ "السلسلة" المبارکة ان شاء اللہ وکان ذلک اوآخر شہر جمادی الاولی عام ١٤٢ -ہ" (الصحیحہ ج ٧ ص ١٧٤١)

اس کے بعد شیخ البانی فوت ہوگئےؒ

روایت مذکورہ سے درج ذیل مسائل ثابت ہوتے ہیں:

1: قرآن پڑھنے والے کو سلام کہنا جائز ہے۔

2 : قرآن مجید پڑھنے والا، اس سلام کا جواب دے گا۔

3 : قرآن مجیس کا علم حاصل کرنا اسے یاد کرنا اور اس پر عمل کرنا چاہیے حدیث مذکور کے راویوں نے قراءت قرآن کا علم حاصل کر کے اس کی تعلیم سی ہے۔ رحمہم اللہ تعالی

4 : قرآن۔ خوش الحانی اور اصول تجوید وقراءت کے مطابق پڑھنا چاہیے۔ "وتغنوابہ" کے الفاظ، اس روایت کی بعض دوسری اسانید میں شک کے مروی ہیں اور شواہد کے ساتھ بالکل صحیح ہیں۔

5 : یہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ (ج10 ص477 ح29982) صحیح ابن حبان (موارد الظمان حدیث نمبر 1788) وغیرہما میں اختصار کے ساتھ مروی ہے جو کہ چنداں مضر نہیں ہے۔ حدیث اگر ایک جگہ مختصر اور دوسری طویل و مفصل مروی ہو تو یہ ضعف کی دلیل نہیں ہوا کرتی بشرطیکہ سند صحیح یا حسن ہو۔

6 : یہاں پر ایک بات بطور عرض ہے کہ مسند احمد میں "حدثنا عبداللہ : حدثنی ابی" کا مطلب یہ ہے کہ "حدثنا عبداللہ بن احمد بن حنبل "حدثنی ابی احمد ابن حنبل" امام احمد بن حنبل۔ زوائد کو چھوڑ کر اس کتاب "المسند" کے مصنف ہیں اور عبداللہ بن احمد، ان کے بیٹے، ان سے اس کتاب کے راوی ہیں لہذا مسند احمد کی غیر زوائد والی روایات "حدثنی ابی" کے بعد سے شروع ہوتی ہیں۔

7 : بعض لوگ کہتے ہیں کہ کھانا کھانے والوں کو سلام نہیں کہنا چاہیے (!) حالانکہ میرے علم کے مطابق اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ جب نمازی اور قاری قرآن کو سلام کہنا جائز ہے تو کھانا کھانے والے کو سلام کہنا مسنون ہے۔

8 : مسجد میں دخول کے وقت لوگوں کو سلام کہنا مسنون ہے۔

9 : نمازی کو حالت نماز میں بھی باہر سے آنے والا السلام کہہ سکتا ہے جیسا کہ صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ نماز پڑھ رہے تھے تو جابر (بن عبداللہ الانصاری) رضی اللہ عنہ نے آپ کو سلام کہا۔ آپ نے (زبان کے بجائے) اشارے سے جواب دیا۔ (دیکھئے صحیح مسلم کتاب المساجد، باب تحریم الکلام فی الصلوۃ ونسخ ماکان من اباحتہ ح540/36)

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کا اسی پر عمل تھا۔

نافع (مولی عبداللہ بن عمر، مشہور تابعی) سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک نمازی کو سلام کہا تو اس نے (لاعلمی کی وجہ سے) زبان سے جواب دے دیا، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا : "اذا سلم علی احدکم وہو یصلی فلا یتکلم ولکن یشیر بیدہ"

جب تم میں سے کسی کو حالت نماز میں سلام کہا جائے تو وہ زبان سے جواب نہ دے بلکہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کر دے (مصنف ابن ابی شیبہ ج2 ص74 السنن الکبری للبیہقی ج2 ص259 واللفظ لہ۔ وسندہ صحیح)

اس روایت کی سند بالکل صحیح ہے۔ مصنف عبدالرزاق وغیرہ میں دیگر آثار بھی ہیں جن کی طرف راقم الحروف نے نیل المقصود فی التعلیق علی سنن ابی داود (مخطوط ج1 ص292 ح27) میں ارشاد کر دیا ہے۔

10 : قرآن مجید حفظ کرنے والے طالب علموں کو چاہیے کہ حفظ پر خوب محنت کریں۔ سبق سبقی اور منزل کا خاص خیال رکھیں۔ اگر ہو سکے تو چھٹی والے دن، گزشتہ ہفتے کی ساری منزل، زبانی پڑھ لیں یا کسی کو سنا دیں، ورنہ یاد رکھیں کہ قرآن مجید، کثرت مراجعت کے بغیر جلدی بھول جاتا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج1ص488

محدث فتویٰ